(ii) عاصم بہاری کس بیماری میں مبتلا ہوئے

(الف) دمہ (ب) دل کی بیماری

(ج) دونوں میں (د) ان میں کسی میں نہیں

(iii) پاکستان کے کس شہر میں مومن کانفرنس کا قومی جلسہ منعقد ہوا؟

(الف) اسلام آباد میں (ب) لاہور میں

(ج) کراچی میں (د) ملتان میں

(iv) عاصم بہاری نے ایک ہفتہ وار مومن گزٹ کہاں سے نکالا؟

(الف) پٹنہ سے (ب) ناگپور سے

(ج) جونپور سے (د) کانپور سے

(v) عاصم بہاری کی یوم پیدائش ہے؟

(الف) 15/جنوری (ب) 15/اگست

(ج) 15/اپریل (د) 15/مئی

اب بتائیں

2. مختصر ترین سوالات

(i) عاصم بہاری کی پیدائش کہاں ہوئی؟

(ii) عاصم بہاری کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

(iii) انہوں نے کس آزاد پیشہ کو اپنایا؟

(iv) 1911ء میں انہوں نے کون سا اخبار نکالا؟ اس کے مدیر کون تھے۔؟

(v) انہوں نے کس طبقے کے لئے اہم کام کیے؟

(vi) انہوں نے کون سی تنظیم بنائی؟

(vii) کس انگریز مورخ نے ان کی تنظیم کی ستائش اپنی کتاب 'موڈرن اسلام ان انڈیا' میں کی ہے۔؟

(viii) مومن کانفرنس کا پہلا تاریخی جلسہ کب اور کہاں منعقد ہوا؟

(ix) بہار کے کس جگہ پر آل انڈیا مومن کانفرنس کا پانچواں جلسہ منعقد ہوا؟

(x) عاصم بہاری کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

3. مختصر سوالات

(i) عاصم بہاری کون تھے؟

(ii) عاصم بہاری گاندھی جی کی کس تحریک سے متاثر ہوئے اور اس کا کیا اثر ہوا؟

(iii) انہوں نے پسماندہ طبقات کو بیدار کرنے کے لئے کن کن علاقوں کا دورہ کیا؟

(iv) تعلیم کے فروغ کے لئے عاصم بہاری نے کیا کیا؟

(v) عاصم بہاری کی مقبولیت کی کیا وجہ تھی؟

4. طویل سوالات

(الف) عاصم بہاری کی شخصیت کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں

(ب) 1927ء سے لے کر 1937ء تک عاصم بہاری کے اہم کارناموں کو مفصل بیان کریں۔

تخلیقی عمل :-

5. جس طرح عوام سے 'عوامی' ہوا اسی طرح درج ذیل الفاظ کو بنائیں

قوم	
آزاد	
ذات	
سیاست	
معاشرہ	
سماج	
انتہا	
شمال	
وقت	
ابد	

6. مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں

تحریک	
تاعمر	
فلاح	
فراموش	
شخصیت	
شوق	

	نوکری
	رہنما
	سیاست
	تنظیم

7. درج ذیل جملوں کو ترتیب کے لحاظ سے سجائیں

(i) انہوں نے 'تاریخ المسوال' نامی اخبار نکالا۔

(ii) اتر پردیش کے کئی علاقے کا دورہ کیا۔

(iii) عاصم بہاری کی پیدائش خاص گنج بہار شریف میں ہوئی۔

(iv) 'آل انڈیا مومن کانفرنس' کا چوتھا کانفرنس لاہور میں ہوا۔

(v) عاصم بہاری کی وفات 1952ء میں الہ آباد میں ہوئی۔

عملی سرگرمیاں

- بہار شریف سے تعلق رکھنے والی ایک ایسی شخصیت کے بارے میں ایک نوٹ لکھیں جنہوں نے ایک صوفی کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔
- عاصم بہاری کے علاوہ کسی ایسی شخصیت کے بارے میں لکھیں جو آپ کو پسند ہو۔
- اخبار بینی سے کیا فائدہ ہے؟ آپس میں گفتگو کیجئے۔

سبق:12

حاجی بیگم

ایک زمانے میں ہمارا سماج عورتوں کے معاملے میں بہت سخت تھا۔انہیں آزادی نصیب نہیں تھی۔گھر کی چہار دیواریوں کے اندر ہی ان کی زندگی شروع ہوکر ختم ہوجاتی تھی اور سمجھا جاتا تھا کہ گھر سے باہر دنیا میں عورتوں کے لئے کچھ بھی کام نہیں ہے۔ان کے لئے تعلیم بھی ضروری نہیں سمجھی جاتی تھی۔جو عورتیں پڑھتی لکھتی تھیں وہ بھی مذہب کی ضروری باتوں سے زیادہ کچھ نہیں جانتی تھیں اور لکھنا تو بہت بڑا گناہ تھا۔اور تو اور اپنے شوہر کو خط لکھنا بھی معیوب سمجھا جاتا تھا۔ایسے حالات میں کوئی بھی صلاحیت والی خاتون پیدا ہوتی تو اس کی صلاحیت ختم ہوکر رہ جاتی اور وہ کچھ بھی نہیں کرپاتی تھی۔یہی سبب ہے کہ بہار کی تاریخ میں کسی مسلم خاتون کا نام نہیں ملتا جس نے کوئی بڑا کام کیا ہو اور بہار سے باہر بھی مشہور ہو لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ بہار میں کوئی ایسی خاتون پیدا ہی نہیں ہوئی جس نے بڑا کام کیا ہو۔صوبہ بہار میں کئی ایسی خواتین منظر عام پر آئیں جنہوں نے گھر کی چہار دیواری اور بندھنوں میں رہ کر علم کی شمع جلائی اور دوسروں تک روشنی پہنچانے کا کام کیا۔اب جبکہ علم پھیل رہا ہے تب پتہ چلتا ہے کہ ان خواتین نے اپنے وقت میں کتنے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے تھے۔ایسے کارنامے آج کے کھلے ماحول میں بھی آسان نہیں۔ان کی جلائی ہوئی شمع آج بھی فروزاں ہے اور آئندہ بھی روشن رہے گی۔اُن خواتین میں حاجی بیگم کا نام بھی بہت اہم اور قابل احترام ہے۔

1857ء کی پہلی جنگ آزادی میں جس طرح جھانسی کی رانی لکشمی بائی اور لکھنو کی بیگم حضرت محل نے انگریزوں سے ٹکر لی اسی طرح سہرام (بہار) کی حاجی بیگم نے اپنی دلیری وجاں بازی سے خواتین بہار کا نام روشن کیا۔مگر اس بہادر خاتون کا نام صرف تاریخ کے صفحات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ عام لوگ بھی ان کے کارناموں سے زیادہ

واقف نہیں ہیں۔

شیر شاہ کے دورِ حکومت میں کئی افغان قبائل اپنے ملک سے ہجرت کر کے شاہ آباد موجودہ رہتاس ضلع کے سہسرام شہر میں آباد ہو گئے تھے۔ بنگش قبیلہ کے سردار بودی خاں کی پوتی اور قدرت اللہ خاں کی بیٹی حاجی بیگم کی پیدائش 1780ء میں ہوئی اور وہ چھپرہ ضلع سارن کے شہر یار خاں کی زوجہ بنیں۔ شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد والد اور شوہر دونوں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ بھائیوں کی کمسنی کے سبب والد کی جاگیر (جو باون مواضعات پر مشتمل تھی) کی دیکھ بھال کرنے کی غرض سے حاجی بیگم کو میکے لوٹنا پڑا۔ ایک ذہین، باشعور، باصلاحیت اور دلیر خاتون ہونے اور فن سپہ گری میں ماہر ہونے کے سبب حاجی بیگم جاگیر کا نظام نہایت خوش اسلوبی سے انجام دینے لگیں۔ وہ نقاب پہن کر گھوڑے پر سوار ہوتیں اور علاقے کا دورہ کرتیں، کاموں کی نگرانی کرتیں اور کرسیٔ عدالت پر بیٹھ کر مقدمات کے فیصلے بھی کیا کرتی تھیں۔

1857ء کے غدر کے وقت بیکر نامی انگریز مجسٹریٹ کی ماتحتی میں ایڈورڈ گڈرو کے دو فوجی رجمنٹ سہسرام میں تعینات تھے اتفاق سے ویر کنور سنگھ انگریزوں سے لڑتے لڑتے شاہ آباد (موجودہ بھوجپور) ضلع کے جگدیش پور سے آ کر حاجی بیگم کے محل میں پناہ گزیں ہوئے۔ انگریزوں کو اس بات کی خبر ہوئی اور انہوں نے حاجی بیگم کے محل کا محاصرہ کر لیا۔ حاجی بیگم مہمانوں کو انگریزوں کے حوالے کرنے کے بجائے خود ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر اپنے کارندوں کو للکارتے ہوئے انگریزوں کے مقابلے میں نکل پڑیں۔ ان کے حوصلے اور ہمت کو دیکھ کر سارے کارندے انگریزوں پر اس طرح ٹوٹ پڑے کہ انہیں بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا۔ کچھ ہی دنوں بعد انگریزوں نے مزید کمک کے ساتھ دوسرا حملہ کیا۔ اس بار حاجی بیگم فیصلہ کن جنگ کے لئے آمادہ ہو گئیں۔ کنور سنگھ اور امر سنگھ بھی ان کے ساتھ ہو گئے جس کی وجہ سے آدم پورہ گاؤں کے میدان میں گھمسان کی جنگ ہوئی جس میں بہت سارے انگریز موت کے گھاٹ اتر گئے۔ حاجی بیگم صفوں پر صفیں چیرتی ہوئی آگے بڑھتیں رہیں لیکن چند غداروں نے ان کے منصوبے پر پانی پھیر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کنور سنگھ اور امر سنگھ کو پہاڑی کے راستے مُراد پور کا رخ کرنا پڑا اور حاجی بیگم خرم آباد گاؤں میں روپوش ہو گئیں۔ انگریزوں نے محل میں داخل ہو کر نہ صرف یہ کہ سارا سامان لوٹ لیا۔ بلکہ محل کو بھی تہس نہس کر دیا۔ حاجی بیگم یکم جنوری 1859ء کو دنیائے فانی سے کوچ کر گئیں۔ وہ دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کے عظیم کارنامے تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ موجود رہیں گے۔ ● ماخوذ

مشکل الفاظ کے معنی

لفظ	معنی
دلیری	بہادری
جانبازی	جان کی بازی لگانا
مجاہدانہ	شجاعت اور شہادت کے جذبے سے لڑنا
ہجرت	ہمیشہ کے لئے وطن چھوڑ دینا
زوجہ	بیوی
باشعور	سمجھدار
نظام	بندوبست
پناہ گزیں	پناہ لینے والا
سرنگ	زمین کے اندر کا راستہ
ستون	پایہ۔کھمبا
عزم	ارادہ
کمک	فوجی ٹکڑی، جو مدد کے لئے آئے، امدادی ٹکڑی، مدد
آمادہ	تیار

آپ نے پڑھا اور جانا

حاجی بیگم کا نام بہار کی معروف خواتین میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے نہ صرف علم کی روشنی پھیلانے اور

عورتوں کو آگے بڑھانے کے سلسلے میں اہم کارنامے انجام دیئے بلکہ 1857ء کی جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انگریزوں نے ان پر مظالم کے پہاڑ ڈھائے لیکن اس بہادر خاتون نے اپنے ملک کے لئے سب کچھ قربان کر دیا۔ ان کا انتقال یکم جنوری 1859ء کو ہوا۔ ان کو بہار کی جھانسی کی رانی کہا جاتا ہے۔

1. مندرجہ ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں صحیح جواب کی نشاندہی کیجئے۔

(i) سردار بودی خاں کی پوتی تھیں

(الف) رضیہ سلطانہ　　(ب) حضرت محل

(ج) حاجی بیگم　　(د) نور جہاں

(ii) کنور سنگھ اور امر سنگھ نے انگریزوں سے لڑتے لڑتے پناہ لی

(الف) جھانسی کی رانی کے محل میں　　(ب) رضیہ سلطانہ کے محل میں

(ج) اودھ کی رانی کے محل میں　　(د) حاجی بیگم کے محل میں

(iii) آدم پور گاؤں کی جنگ کے بعد کنور سنگھ اور امر سنگھ کو سفر کرنا پڑا

(الف) آسام کا　　(ب) دہلی کا

(ج) مراد پور کا　　(د) پٹنہ کا

(iv) حاجی بیگم کی پیدائش ہوئی

(الف) 1680ء میں　　(ب) 1780ء میں

(ج) 1880ء میں　　(د) 1980ء میں

(v) حاجی بیگم زوجہ تھیں

(الف) ظہیر الدین خاں کی　　(ب) جہانگیر کی

(ج) شہریار خاں کی　　(د) شیر شاہ کی

2. جملوں کو پورا کیجیے

(i) جو عورتیں پڑھتی لکھتی تھیں وہ بھی .... کی کچھ ضروری باتوں سے زیادہ کچھ بھی .... جانتی تھیں۔

(ii) .... خواتین میں .... کا نام بھی بہت اہم اور قابل احترام ہے۔

(iii) شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد .... اور .... دونوں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

(iv) .... بیٹھ کر مقدمات کے فیصلے کیا کرتی تھیں۔

(v) حاجی بیگم .... دنیائے فانی سے کوچ کرگئیں۔

3. پڑھیے اور بتائیے

(i) حاجی بیگم کون تھیں؟

(ii) حاجی بیگم کہاں کی رہنے والی تھیں؟

(iii) ان کے والد کا نام کیا تھا؟

(iv) ان کے شوہر کون تھے؟

(v) حاجی بیگم کی کن لوگوں سے جنگ ہوئی؟

4. ذیل کے سوالوں کا جواب لکھیے

(i) حاجی بیگم کے یہاں دو مجاہدین نے پناہ لی تھی۔ وہ کون تھے اور کہاں کے رہنے والے تھے؟

(ii) انگریزوں کو بھاگنے پر کیوں مجبور ہونا پڑا؟

(iii) کس گاؤں کے میدان میں جنگ ہوئی اور کسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔

(iv) حاجی بیگم کو کیوں شکست ہوئی اور وہ کس گاؤں میں روپوش ہوئیں؟

(v) بہار کی جھانسی کی رانی کسے کہتے ہیں اور کیوں؟

5. ذیل کے الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کیجئے کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے

شادی ....

نقاب ....

ہمت ....

محاصرہ ....

سرنگ ....

6. ذیل کے جملوں سے اسم معرفہ و اسم نکرہ چُن کر لکھیے

شیر شاہ کے دور حکومت میں کئی افغان قبائل اپنے ملک سے ہجرت کر کے رہتاس ضلع کے سہسرام شہر میں آباد ہو گئے ۔ ہندوستان کی لمبی سڑک ، جی ، ٹی روڈ ، انہوں نے بنوائی وہ مغل بادشاہ ہمایوں کو ہرا کر دلی کی تخت پر بیٹھے۔

اسم معرفہ	اسم نکرہ

عملی سرگرمیاں

(i) اس کہانی کو استاد کی مدد سے ڈرامائی انداز میں پیش کریں ۔

(ii) کسی صحابیہ کی بہادری کے واقعات معلوم کر کے درجے میں سنائیں۔

(iii) حاجی بیگم کے حالاتِ زندگی کے کسی ایک واقعہ کو چند جملوں میں لکھیے۔

سبق:13 (برائے مطالعہ)

شہسوارِ کربلا

لباس ہے پھٹا ہوا ، غبار ہے اَٹا ہوا
تمام جسم ِ نازنیں ، چھدا ہوا کٹا ہوا
یہ کون ذی وقار ہے ، بلا کا شہسوار ہے
کہ ہے ہزاروں قاتلوں کے سامنے ڈٹا ہوا
یہ بالیقیں حسینؓ ہے ، نبیؐ کا نورِ عین ہے

یہ جس کی ایک ضرب سے ، کمالِ فنِ حرب سے
کئی شقی گرے ہوئے تڑپ رہے ہیں کرب سے
غضب ہے تیغہ ٔ دوسر، کہ ایک ایک وار پر
اُٹھی صدائے الاماں ، زبانِ شرق وغرب سے
یہ بالیقیں حسینؓ ہے ، نبیؐ کا نورِ عین ہے

یہ کون حق پرست ہے ،مئی رضا سے مست ہے
کہ جس کے سامنے کوئی بلند ہے نہ پست ہے
اُدھر ہزار گھات ہے ، مگر عجیب بات ہے
کہ ایک سے ہزار ہا کا ، حوصلہ شکست ہے
یہ بالیقیں حسینؓ ہے ، نبیؐ کا نورِ عین ہے

عبا بھی تار تار ہے ، تو جسم بھی فگار ہے
زمین بھی تپی ہوئی ، فلک بھی شعلہ بار ہے
مگر یہ مردِ تیغ زن ، یہ صف شکن ، فلک فگن
کمالِ صبر وتن دہی سے محوِ کار زار ہے
یہ بالیقیں حسینؓ ہے ، نبیؐ کا نورِ عین ہے

دلاوری میں فرد ہے ، بڑا ہی شیر مرد ہے کہ جس کے دبدبے سے دشمنوں کا رنگ زرد ہے
حبیب مصطفیٰ یہ ہے ، مجاہدِ خدا یہ ہے جبھی تو اِس کے سامنے یہ یہ فوج شام گرد ہے
یہ بالیقیں حسینؓ ہے، نبیؐ کا نورِعین ہے

اُدھر سپاہِ شام ہے ، ہزار انتظام ہے اُدھر ہیں دشمنانِ دیں ، اِدھر فقط امامؓ ہے
مگر عجیب شان ہے ، غضب کی آن بان ہے کہ جس طرف اُٹھی ہے تیغ ، بس خدا کا نام ہے
یہ بالیقیں حسینؓ ہے، نبیؐ کا نورِعین ہے

• علامہ حفیظ جالندھری

مشکل الفاظ کے معنیٰ

لفظ	معنی
ذی وقار	عزت والا
بالیقین	ضرور، یقین کے ساتھ
ضرب	وار
فن حرب	لڑائی کا فن
تیغۂ دوسر	دو دھاری تلوار
الامان	بچاؤ
شرق	پورب
غرب	پچھم
کارزار	لڑائی
نورعین	آنکھ کی روشنی

سبق:14

ایشیا اور یورپ

(ایک خط جو پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی بیٹی اندرا گاندھی کو 8/جنوری 1931ء کو لکھا تھا)

میں نے اپنے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ ہر چیز برابر بدلتی رہتی ہے۔ دراصل انہیں تبدیلیوں کے تذکرے کا نام تاریخ ہے۔ اگر دُنیا میں بہت کم تبدیلیاں ہوئی ہوتیں تو تاریخ بہت چھوٹی ہوتی۔

عام طور پر اسکولوں اور کالجوں میں ہمیں کچھ یوں ہی سی تاریخ پڑھائی جاتی ہے۔ دوسروں کا تو میں جانتا نہیں، لیکن اپنے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اسکول میں، میں نے بہت کم تاریخ پڑھی تھی۔ کچھ تھوڑی بہت تاریخ پڑھی تھی۔ کچھ تھوڑی سی ہندوستان کی تاریخ اور تھوڑی سی انگلستان کی تاریخ اور بس۔ ہندوستان کی جو تھوڑی بہت تاریخ پڑھائی گئی وہ یا تو غلط تھی یا توڑ مروڑ کر بیان کی گئی تھی۔ اور ایسے لوگوں کی لکھی ہوئی تھی جو ہندوستان کو حقیر سمجھتے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے ملکوں کی تاریخ کا مجھے محض ایک دھندلا سا علم تھا۔ البتہ کالج چھوڑنے کے بعد میں نے سچ مچ کچھ تاریخ پڑھی۔ پھر خوش قسمتی سے جیل یاتراؤں کی بدولت مجھے اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کا موقع ملا۔

پچھلے خطوط میں، میں نے ہندوستان کی قدیم تہذیب کا کچھ حال لکھا تھا۔ یعنی دراوڑوں کے بارے میں اور آریاؤں کی آمد کے متعلق۔ آریاؤں سے پہلے کا حال بہت کم لکھا تھا۔ کیونکہ مجھے خود اس کے بارے میں علم نہ تھا۔ لیکن اب تم بڑے شوق سے یہ سنوگی کہ پچھلے چند برسوں میں ہندوستان میں قدیم ترین تہذیب کے آثار برآمد ہوئے ہیں۔ یہ شمال و مغربی ہند میں موہن جداڑو کے قرب وجوار میں نکلے ہیں لوگوں نے یہاں سے تقریباً پانچ ہزار سال قبل کے آثار کھود کر نکالے ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں قدیم مصر کی طرح کی ممیاں بھی اچھی حالت میں ملی ہیں۔ ذرا

سوچوتو! یہ ہزاروں سال پہلے کا حال تھا۔ آریاؤں کی آمد سے پہلے کا۔ یورپ تو اُس وقت ایک جنگل رہا ہوگا۔

آج یورپ، بہت طاقت ور ہے اور اس کے باشندے اپنے آپ کو ساری دنیا سے زیادہ مہذب اور متمدن سمجھتے ہیں۔ وہ ایشیا اور اس کے باشندوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ ایشیاء کے ملکوں میں آتے ہیں اور جو کچھ ہاتھ پڑتا ہے، لوٹ کرلے جاتے ہیں۔ زمانہ کیا بدل گیا ہے؟ آؤ ذرا اس یورپ اور ایشیاء پر ایک نظر ڈالیں۔

ایٹلس کھول کر دیکھو کہ چھوٹا سا یورپ عظیم الشان براعظم ایشیا کے ایک طرف کیسا لٹک رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایشیا ہی کا کوئی جزو ہے۔ جب تم تاریخ پڑھوگی تو تمہیں معلوم ہوگا کہ کافی عرصے تک ایشیا اس پر چھایا رہا ہے۔

ایشیاء والے جوق در جوق یورپ پر حملہ آور ہوئے ہیں اور اسے فتح کیا ہے۔ انہوں نے یورپ کو لوٹا بھی ہے اور مہذب بھی بنایا ہے۔ آریہ، چیتھن، ہن، عرب، مغل، ترک سب ایشیاء ہی کے کسی نہ کسی گوشے سے نکلے اور سارے یورپ اور ایشیاء میں پھیل گئے۔ معلوم ہوتا ہے ایشیاء میں یہ ٹڈی دل کی طرح پیدا ہوتے تھے۔ سچ پوچھو تو یورپ ایک مدت تک ایشیا کی نوآبادی بنا رہا ہے۔ چنانچہ جدید یورپ کے اکثر باشندے انہیں ایشیائی حملہ آوروں کی نسل ہیں۔

ایشیا سارے نقشے میں اس طرح پھیلا ہوا ہے جیسے کوئی بڑا دیو کروٹ لے رہا ہو۔ اس کے مقابلے میں یورپ بہت چھوٹا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ایشیا محض اپنی جسامت کی وجہ سے عظمت کا مستحق ہے یا یورپ اسی بنا پر کسی توجہ کے قابل نہیں۔ جسامت تو کسی انسان یا ملک کی بڑائی کا سب سے ادنی معیار ہے۔ ہم اچھی طرح واقف ہیں کہ تمام براعظموں میں سب سے چھوٹا ہونے کے باوجود یورپ آج سب سے بڑا ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے اکثر ملکوں کے بڑے روشن دور گذرے ہیں۔ ان میں سائنس کے بڑے بڑے ماہرین پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اپنی تحقیقات اور ایجادات سے انسانی تہذیب کو کہیں سے کہیں پہنچادیا اور کروڑوں انسانوں کے لئے زندگی کی بڑی بڑی سہولتیں مہیا کردیں۔ اس کے علاوہ وہاں بڑے بڑے اہل قلم، مفکر، مصوّر، مغنی اور ارباب

عمل گذرے ہیں۔اس لئے یورپ کی عظمت سے انکار کرنا سراسر حماقت ہے۔

لیکن اسی کے ساتھ ایشیا کی عظمت کو بھی فراموش کرنا اتنی ہی بڑی حماقت ہے۔ممکن ہے ہم یورپ کی موجودہ چمک دمک میں ایسے کھو جائیں کہ اپنے ماضی کو بھول جائیں۔اس لئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایشیا ہی ہے جس نے ایسے جلیل القدر پیشوا پیدا کیے جنہوں نے ساری دنیا کی کایا پلٹ دی شاید کسی فرد یا کسی چیز نے دنیا پر اتنا اثر نہ ڈالا ہوگا جتنا انہوں نے ڈالا۔ یہ لوگ وہ تھے جنہوں نے دنیا کے بڑے بڑے مذہبوں کی بنیاد ڈالی۔

ہندو مذہب جو تمام مذاہب میں سب سے پرانا ہے۔ ہندوستان ہی سے نکلا۔اسی طرح بدھ مت بھی جو تمام چین، جاپان، برما، تبت، اور لنکا میں پھیلا ہوا ہے۔ یہودی اور عیسائی مذہب بھی ایشیائی ہیں۔ کیونکہ ان کی ابتدا ایشیا کے مغربی ساحل یعنی فلسطین میں ہوئی۔ پارسی مذہب ایران میں شروع ہوا اور غالباً تم جانتی ہوگی کہ پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ عرب کے مکہ شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ کرشن جی، بودھ جی، زرتشت، حضرت عیسیٰؑ، حضرت محمدؐ، چین کے جید فلسفی کنفیوشیس اور لاؤتسی، کس کس کا نام لیا جائے۔ایشیا کے بڑے بڑے ارباب فکر کے ناموں سے تو صفحے کے صفحے بھر سکتے ہیں۔اسی طرح ایشیا میں بے شمار ارباب عمل بھی گذرے ہیں۔اس کے علاوہ میں اور بہت سی باتوں سے یہ ثابت کرسکتا ہوں کہ قدیم براعظم پچھلے زمانے میں کتنا عظیم الشان اور اہم تھا۔

زمانہ کیسا بدل گیا! اور اب پھر ہمارے دیکھتے دیکھتے بدل رہا ہے۔ تاریخ عموماً صدیوں میں بہت آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی ہے۔ ہاں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حالات بڑی تیزی سے بدلتے ہیں اور یکا یک انقلاب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آج کل ایشیاء میں تاریخ نہایت تیزی سے بدل رہی ہے اور ہمارا یہ قدیم براعظم اب گہری نیند سے بیدار ہو رہا ہے۔ آج دنیا کی نظریں اس پر لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مستقبل کی تشکیل میں ایشیا کا بہت بڑا حصہ ہوگا۔

• ماخوذ

مشکل الفاظ کے معنی

لفظ	معنی
تذکرہ	ذکر، بیان
ادنیٰ	چھوٹے درجے کا
ممیاں	ممی کی جمع بمعنی لاش جو مسالا لگا کر محفوظ رکھی جائے
مُہذّب	تہذیب یافتہ
متمدّن	بسنے والا، مہذب
عظمت	بزرگی، بڑائی
مغنی	گانے والا
مُفکر	غور وفکر کرنے والا۔ سوچنے والا
مُصوّر	تصویر بنانے والا
اربابِ عمل	عمل کرنے والے لوگ
حماقت	بیوقوفی
فراموش	بھولا ہوا
جلیل القدر	بڑی شان والا
پیشوا	رہنما
جید	خالص، نیک، زبردست
تشکیل	شکل بنانا ساخت، بناوٹ

آپ نے پڑھا اور جانا

یہ مضمون دراصل ایک خط ہے جو آزاد ہندوستان کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی بیٹی اندرا گاندھی کو لکھا تھا۔ خطوط نویسی ایک فن ہے۔ یہ فن زبان کی مہارتوں کو حاصل کرنے پر ہی ممکن ہے۔ اردو ادب میں مرزا غالب کے خطوط کافی دلچسپ اور اہم ہیں۔

اس خط میں پنڈت جواہر لال نہرو نے ایشیاء کی دیرینہ عظمت کو ظاہر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ دنیا کو تہذیب اور علم کا سبق ایشیا سے ہی ملا۔ ایشیاء کی عظمت صرف اس کی جسامت کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اس کے علم وفن کی بنیاد پر ہے۔ یورپ جو ایک چھوٹا سا براعظم ہے ساری دنیا پر آج چھا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یورپ نے ساری دنیا میں ایک علمی اور تحقیقی انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ آج بنی نوع انسان کے لئے مختلف قسم کے جدید ساز وسامان اور جدید ٹکنالوجی سب یورپ کی دین ہے۔ لہٰذا وہ چھوٹا ہونے کے باوجود بڑا ہے۔

جب ایشیا اپنے ماضی کو بھول گیا تو وہ پیچھے ہوتا چلا گیا اور دوسری جانب اپنی علمی اور فنی کاوشوں کے ذریعہ یورپ اپنی طاقت منوانے میں کامیاب ہو گیا لیکن اس سے ایشیا والوں کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں کے لوگ پھر سے بیدار ہو رہے ہیں اور اپنی پرانی عظمت کو بحال کرنے کے لئے تیزی سے کام کر رہے ہیں۔

1 ذیل کے سوالات کے چار ممکنہ جوابات درج ہیں، صحیح جواب چُن کر لکھیں

(i) پنڈت جواہر لال نہرو نے اس خط کے ذریعہ کس برّاعظم کی عظمتِ رفتہ کو پیش کیا ہے۔؟

(الف) یورپ　　(ب) ایشیا

(ج) افریقہ　　(د) امریکہ

(ii) اردو ادب میں کس کے خطوط دلچسپ ہیں

(الف) پنڈت جولاہر لال نہرو کے　　(ب) اندرا گاندھی کے

(ج) مرزا غالبؔ کے　　　(د) علامہ اقبال کے

(iii) یورپ کس وجہ کر ایک طاقتور خطہ بن گیا؟

(الف) جدید ٹکنالوجی کی وجہ کر　　　(ب) جدید فن کی وجہ کر

(ج) جدید ادب کی وجہ کر　　　(د) ان میں سے کوئی نہیں

(iv) ''عام طور پر اسکولوں اور کالجوں میں ہمیں کچھ یوں ہی تاریخ پڑھائی جاتی ہے'' یہ جملہ فعل حال کا ہے۔ اسی طرح درج ذیل جملوں میں کون سا جملہ فعل مستقبل کا ہے؟

(الف) اکرم پٹنہ گیا　　　(ب) نغمہ کھانا کھائے گی

(ج) عذرا جا رہی ہے　　　(د) کاشف اسکول جاتا ہے

(v) 'میں نے ہندوستان کی قدیم تہذیب کا کچھ حال لکھا تھا' اس جملہ میں 'کچھ' کیا ہے؟

(الف) صفتِ ذاتی　　　(ب) صفتِ نسبتی

(ج) صفتِ اشاری　　　(د) صفتِ مقداری

2	خالی جگہوں میں مناسب الفاظ بھر کر جملے مکمل کریں۔

(i) دراصل انہیں تبدیلیوں کے .... کا نام تاریخ ہے۔

(ii) .... اسکولوں اور کالجوں میں .... کچھ یوں ہی سی .... پڑھائی جاتی ہے

(iii) .... خطوط میں، میں نے .... کی قدیم تہذیب کا .... حال لکھا تھا۔

(iv) آج .... بہت طاقتور ہے

(v) .... پوچھو تو یورپ ایک مدّت تک ایشیا ....

3. سوچیے اور جواب دیجیے

(الف) پنڈت جواہر لال نہرو نے یہ خط کس کو اور کب لکھا تھا؟

(ب) پنڈت جواہر لال نہرو نے اسکول میں کون کون سے ملکوں کی تاریخ پڑھی تھی؟

(ج) ہندوستان میں آریوں کی آمد سے پہلے کون سی قوم آباد تھی؟

(د) ایشیا اور یورپ میں کون سا براعظم بڑا ہے؟

(ح) زیادہ تر سائنس داں ان دنوں کس براعظم سے تعلق رکھتے ہیں۔

(و) آریہ، سیتھین، ہُن، عرب، مُغل، تُرک کس براعظم سے تعلق رکھتے ہیں۔

4. جانیے اور کیجیے

حرف وہ کلمہ ہے جو اسم اور فعل کے ملے بغیر اکیلا کوئی معنی نہ دے

جیسے: نے، کو، سے، کی، وغیرہ۔

درج ذیل اقتباس کو پڑھیں اور اس میں حرف کو گھیریں۔

میں نے اپنے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ ہر چیز برابر بدلتی رہتی ہے، دراصل انہیں تبدیلیوں کے تذکرے کا نام تاریخ ہے۔ اگر دنیا میں بہت کم تبدیلیاں ہوئی ہوتیں تو تاریخ بہت چھوٹی ہوتی۔

عملی سرگرمی

☆ اپنے آباواجداد کے پُرانے خطوط جمع کریں اور دوستوں کو پڑھ کر سنائیں۔

☆ اپنی پسند سے کسی ادیب یا شاعر کا کوئی خط پڑھ کر دوستوں کو سنائیں۔

سبق:15

سرائے فانی

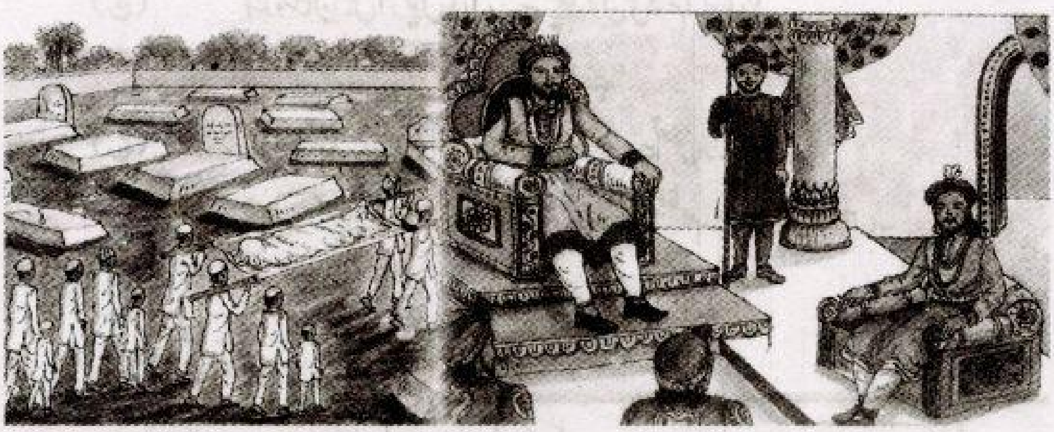

جائے عبرت سرائے فانی ہے مورد مرگ نوجوانی ہے
اونچے اونچے مکان تھے جن کے آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے
کل جہاں پر شگوفہ و گل تھے آج دیکھا تو خار بالکل تھے
جس چمن میں تھا بلبلوں کا ہجوم آج اس جا ہے آشیانۂ بوم
بات کل کی ہے نوجواں تھے جو صاحبِ نوبت نشاں تھے جو
آج خود ہیں نہ ہیں مکاں باقی نام کو بھی نہیں نشاں باقی
غیرتِ حور مہ جبیں نہ رہے ہیں مکاں گر تو وہ مکیں نہ رہے
جوکہ تھے بادشاہ ہفت اقلیم ہوئے جاجا کے زیرِ خاک مقیم
کوئی لیتا بھی اب نہیں یہ نام کون سی گور میں گیا بہرام
اب نہ رستم نہ سام باقی ہے اک فقط اُن کا نام باقی ہے

کل جو رکھتے تھے اپنے فرق پہ تاج
آج ہیں فاتحہ کو وہ محتاج

تھے جو خود سر جہان میں مشہور
خاک میں مل گیا سب ان کا غرور

عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے !
نہ کبھی دھوپ میں نکلتے تھے

گردش چرخ سے ہلاک ہوئے
استخواں تک بھی ان کے خاک ہوئے

تھے جو مشہور قیصر و فغفور
باقی ان کا نہیں نشان قبور

تاج میں جن کے ٹنکتے تھے گوہر
ٹھوکریں کھاتے ہیں وہ کاسۂ سر

ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے
یہی دنیا کا کارخانہ ہے

صبح کو طائران خوش الحان
پڑھتے ہیں کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

• مرزا شوق لکھنوی

مشکل الفاظ کے معنی

لفظ	معنی
جائے عبرت	عبرت کی جگہ، نصیحت کی جگہ
سرائے فانی	فنا ہو جانے والا گھر، دنیا
گور	قبر
بوم	اُلّو
کاسہ	پیالہ، کٹورا
منقلب	پلٹنے والا، تبدیل ہونے والا

طائران	طائر کی جمع یعنی پرندہ
خوش الحان	اچھی آواز والا
مکیں	مکان میں رہنے والا
ہفت اقلیم	سات ولایتیں، کل دنیا
زیر خاک	خاک کے نیچے، قبر میں دفن
مقیم	قیام کرنے والا
بہرام	عراق کے ایک بادشاہ کا نام
رستم	ایران کا ایک مشہور بہادر پہلوان
سام	ایران کے پہلوان رستم کے دادا کا نام
فرق پہ تاج	سر پہ تاج
چرخ	آسمان
استخواں	ہڈی
قیصر	روم کے شہنشاہ کا لقب
فغفور	شاہان چین کا لقب
قبور	قبر کی جمع
کل من علیہا فان	دنیا کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے (قرآن کی ایک آیت)
رستگاری	رہائی، نجات

1	درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں صحیح جواب چن کر کاپی میں لکھیں

(i) سرائے فانی سے کیا مراد ہے؟

(الف) دنیا (ب) آخرت

(ج) گھر (د) دوزخ و جنت

(ii) انسانوں کا غرور خاک میں کب مل جاتا ہے؟ نظم کی رو سے بتائیں

(الف) حکومت جانے کے بعد (ب) دولت جانے کے بعد

(ج) قبر میں جانے کے بعد (د) شہرت جانے کے بعد

(iii) قیصر، فغفور اور بہرام کیا تھے؟

(الف) بادشاہ (ب) پہلوان

(ج) سائنسداں (د) تاجر

(iv) جائے عبرت سرائے فانی ہے۔ مورد مرگ نوجوانی ہے

مندرجہ بالا شعر میں صفت کیا ہے؟

(الف) سرائے فانی (ب) مرگ

(ج) جائے عبرت (د) نوجوانی

(v) جس طرح مکان میں رہنے والے کو 'مکیں' کہتے ہیں اسی طرح

مقام میں رہنے والے کو کہیں گے؟

(الف) مقیم (ب) مقامی

(ج) شہری (د) قومی

2. **سوچئے اور بتائیے**

(i) اس نظم کے شاعر کا نام بتائیے؟
(ii) شاعر نے سرائے فانی کس کو کہا ہے؟
(iii) بہرام کون تھا اور کس ملک سے اس کا تعلق تھا؟
(iv) رستم اور سام کون تھے اور وہ کیوں مشہور ہوئے؟
(v) کل جن کے سروں پر تاج تھا آج وہ کس کے محتاج ہیں؟

3. **نیچے لکھے مصرعے صحیح ترتیب سے لکھ کر شعر مکمل کیجئے**

(i) اونچے اونچے مکان تھے جن کے	کون سی گور میں گیا بہرام
(ii) بات کل کی ہے نوجواں تھے جو	آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے
(iii) کوئی لیتا بھی اب نہیں یہ نام	صاحب نوبت ونشاں تھے جو
(iv) اب نہ رستم نہ سام باقی ہے	یہی دنیا کا کار خانہ ہے
(v) ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے	اک فقط اُن کا نام باقی ہے

4. **پڑھئے اور سمجھئے**

تھے جو مشہور قیصر وفغفور باقی ان کا نہیں نشانِ قبور

درج بالا شعر میں لفظ 'قیصر' اور 'فغفور' بالترتیب ایران اور چین کے بادشاہ کا لقب ہے، لقب عَلَم کی ایک قسم ہے۔
عَلَم سے مراد وہ اسم معرفہ ہے جو لوگوں نے یا ماں باپ نے کسی شخص کے لئے مقرر کیا ہو۔
عَلَم کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں:

(i) اسمی۔ وہ نام ہے جو والدین یا بزرگوں نے مقرر کیا ہو جیسے اسلم، ناہید، پٹنہ وغیرہ

(ii) کنیت۔ وہ نام ہے جس سے کسی رشتے یا تعلق کا پتہ چلے جیسے ابوالحسن۔ ابن عباس وغیرہ

(iii) لقب۔ وہ نام ہے جو کسی خاص صفت کو ظاہر کرے جیسے :بلبلِ ہند۔ شیر بہار وغیرہ

(iv) خطاب۔ وہ نام ہے جو کسی خاص وصف کی بنا پر حکومت کی طرف سے دیا گیا ہو۔
جیسے: دیش رتن۔ پدم شری وغیرہ

(v) عُرف۔ وہ نام ہے جو اصلی نام کے علاوہ ہو جیسے کلیم الدین عرف کلو، تنویر، عرف تنو وغیرہ

(vi) تخلص۔ وہ نام ہے جو شاعر اپنے اصلی نام کے بدلے اشعار میں لکھتا ہے۔
جیسے: غالب۔ شاد وغیرہ

.5 **اب بتایئے**

- اپنے آس پاس ایسے پانچ نام تلاش کریں جو عرف ہوں۔
- پانچ شاعروں کے نام مع تخلص لکھیں۔

عملی سرگرمی

- استاد یا والدین کی مدد سے نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔
- اس نظم کا آخری شعر ضرب المثل کی طرح ہے۔ آپ بھی ایسا کوئی شعر پتہ کریں جس کا استعمال ضرب المثل کی طرح ہوتا ہو۔
- نظم کو ترنم کے ساتھ پڑھنے کی مشق کریں۔

سبق:16

قدرتی آفات سے حفاظت

بچو! آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ فلاں ملک میں زبردست طوفان یا سیلاب سے ہزاروں لوگ مارے گئے۔ فلاں جگہ شدید زلزلے سے ہزاروں گھر تباہ ہو گئے اور بے شمار افراد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ نے ان بھیانک حادثوں کے دل دہلا دینے والے مناظر بھی ٹیلی ویژن پر ضرور دیکھے ہوں گے۔

آیئے ہم جاننے کی کوشش کریں کہ قدرتی آفات کیا ہیں اور ان سے اپنی حفاظت کس طرح کی جا سکتی ہے۔

آفات کیا ہیں؟

آفات سے مراد حادثے ہیں جن کی وجہ سے بڑے پیمانے پر تباہیاں آتی ہیں اور بے شمار افراد موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔

جو آفت قدرتی طور پر آتی ہے اسے قدرتی آفت کہتے ہیں۔ قدرتی آفات درج ذیل ہیں:

زلزلہ

زلزلہ ایک ایسی قدرتی آفت ہے جو اچانک ہمیں اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ زلزلہ کی پیشن گوئی ممکن نہیں۔ زلزلہ کبھی بھی اور کہیں بھی آسکتا ہے لیکن دنیا کے کچھ خطے ایسے ہیں جہاں زلزلے زیادہ آتے ہیں۔ یہ خطے زیادہ تر سمندر کے ساحلی علاقے ہیں جیسے جاپان، انڈونیشیا وغیرہ۔ ہمارے ملک میں بھی کئی بار بھیانک زلزلے آئے ہیں جن سے شدید جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔

زلزلہ سے بچنے کی احتیاطی تدابیر

اگر ہم احتیاط سے کام لیں تو زلزلہ سے ہونے والے نقصانات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں درج ذیل باتوں پر توجہ کی خاص ضرورت ہے۔

(i) اپنے گھروں کی تعمیر کے وقت ہمیں جگہ کا بہتر انتخاب کرنا چاہئے اور گھروں کے ڈیزائن پر بھی توجہ دینی چاہئے۔ یعنی ملائم یا دلدلی مٹی پر گھر نہ بنائیں اور گھر کا ڈیزائن ایسا ہو کہ وہ زلزلہ کے جھٹکے کو برداشت کر سکے۔ زلزلہ کے لئے خطرناک خطوں (DangerZones) میں مکان کی تعمیر نہ کریں۔

آپ کے علاقے میں اگر اچانک زلزلہ آجائے تو کیا کریں گے؟

(الف) جیسے ہی زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہو تو فوراً گھر سے نکل کر کھلی جگہ میں پناہ لیں۔

(ب) اگر بھاگنے کی مہلت نہ ہو تو کسی چوکی، مسہری، یا میز کے نیچے آجائیں۔

(ج) کمرے کے کسی کونے میں دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جائیں۔ اگر ممکن ہو تو سر پر کوئی ایسی چیز رکھ لیں جس سے سر محفوظ رہے۔

(د) اگر سیڑھیاں چڑھ رہے ہیں تو بیٹھ جائیں۔ قریب میں کوئی چیز بیگ، تکیہ، کتاب وغیرہ مل جائے تو اس کو سر پر رکھ لیں۔

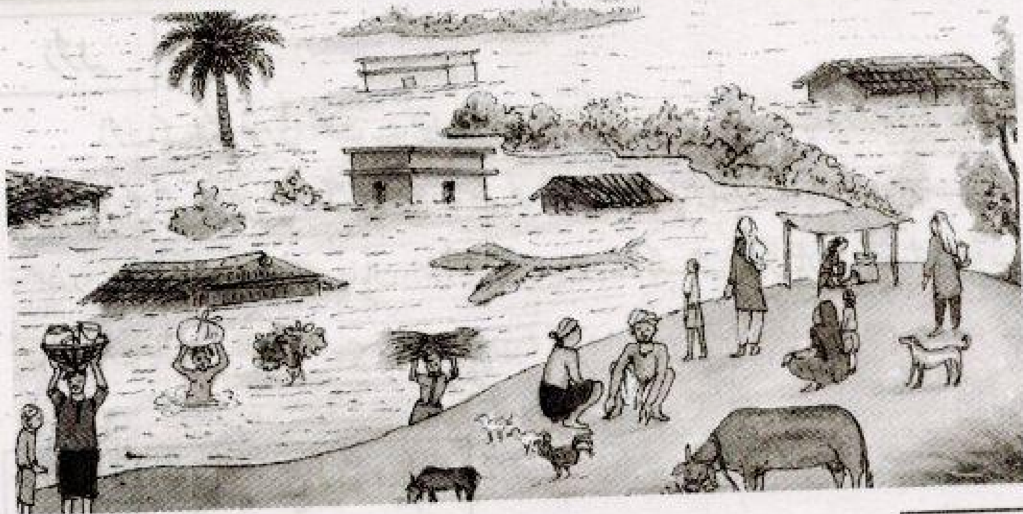

سیلاب

ہمارے ملک خصوصاً ہماری ریاست بہار میں ہر سال سیلاب سے کافی تباہی ہوتی ہے۔ ملک کا ایک بڑا طبقہ سیلاب سے متاثر ہے جہاں تقریباً ہر سال سیلاب آتا ہے۔

سیلاب سے حفاظت کے لئے مستقل اقدامات

سیلاب سے بچنے کے لئے ہمیں مستقل احتیاط کی اہم ضرورت ہے جو پہلے سے ہی کرنا بے حد ضروری ہے وہ احتیاط کیا ہیں؟ آیئے جانیں:

(الف) ندی کے کنارے یا ندی کے ڈھلانوں پر اور تنگ گھاٹیوں میں رہائش اختیار نہ کریں۔

(ب) سمندر یا ندی کے کناروں سے کم از کم 250 میٹر کی دوری پر ہی مکانات بنائیں۔

(ج) سیلاب کے اندیشہ والے تمام علاقوں میں پانی کے اخراج کا بہترین انتظام ہونا چاہئے تا کہ پانی کے جماؤ کو روکا جاسکے۔

(د) سیلاب کے پانی کی اوپری سطح سے مکانات کی کرسی سطح (Plinth level) اونچی ہو۔

(ہ) پوری بستی یا گاؤں کو سیلاب کی سطح سے اونچی جگہ پر بسائیں۔

(و) سیلاب متاثرہ علاقوں میں ستونوں یا کالموں پر مکانات کی تعمیر کریں۔ زمینی سطح پر دیوار نہ دیں تا کہ سیلاب کا پانی بنا کسی رُکاوٹ کے بہہ سکے۔

سیلاب سے بچنے کے لئے فوری اقدامات

(الف) ٹارچ، دیا سلائی، دوائیوں کی کٹ (KIT) کھانے پینے کی اشیاء، ایندھن، پلاسٹک، ٹیوب، پینے کا صاف پانی، چھوٹی کشتی وغیرہ کا انتظام کرلیں۔

(ب) جیسے ہی سیلاب آنے کی خبر ملے ساحلی اور نشیبی علاقوں کو خالی کر دیں۔

(ج) جن کے گھر اونچے نہ ہوں وہ پاس پڑوس یا اسکول، مندر، مسجد وغیرہ کی اوپری منزل میں پناہ لیں۔

(د) چھوٹے بچوں، بزرگوں، اور معذور افراد کا خاص خیال رکھیں۔

(ہ) ہر وقت ریڈیو یا دیگر نشر و اشاعت کے ذرائع سے حالات سے باخبر رہیں۔

طوفان

دنیا کے مختلف علاقوں میں آندھی اور طوفان سے وسیع پیمانے پر تباہی ہوتی ہے۔ سمندر کے ساحلی علاقوں میں طوفان کی تباہی کا منظر دل دہلا دینے والا ہوتا ہے۔ اونچی اٹھنے والی تیز ہوائیں۔ سیلاب لانے والی موسلا دھار بارش اور سمندر کی طوفانی لہریں تباہی مچانے کو بیتاب رہتی ہیں۔ سمندری طوفان کو سونامی بھی کہتے ہیں۔ 1977ء میں

ساحلی ریاست آندھرا پردیش میں ایک ایسا ہی سونامی آیا تھا جس میں ہزاروں افراد جاں بحق ہوئے تھے۔

احتیاطی تدابیر طوفان سے بچنے کے لئے

(الف) اگر ہم کسی میدان میں ہیں اور آندھی، طوفان آجائے تو زمین سے لگ کر لیٹ جائیں۔

(ب) گھر میں ہیں تو دروازے اور کھڑکیاں بند کرلیں اور گھر سے باہر نہ نکلیں۔

(ج) سمندر کی لہریں سیلاب کی صورت اختیار کرلیں تو سیلاب آنے پر ہمیں جو احتیاط برتنی چاہئے وہی کریں۔

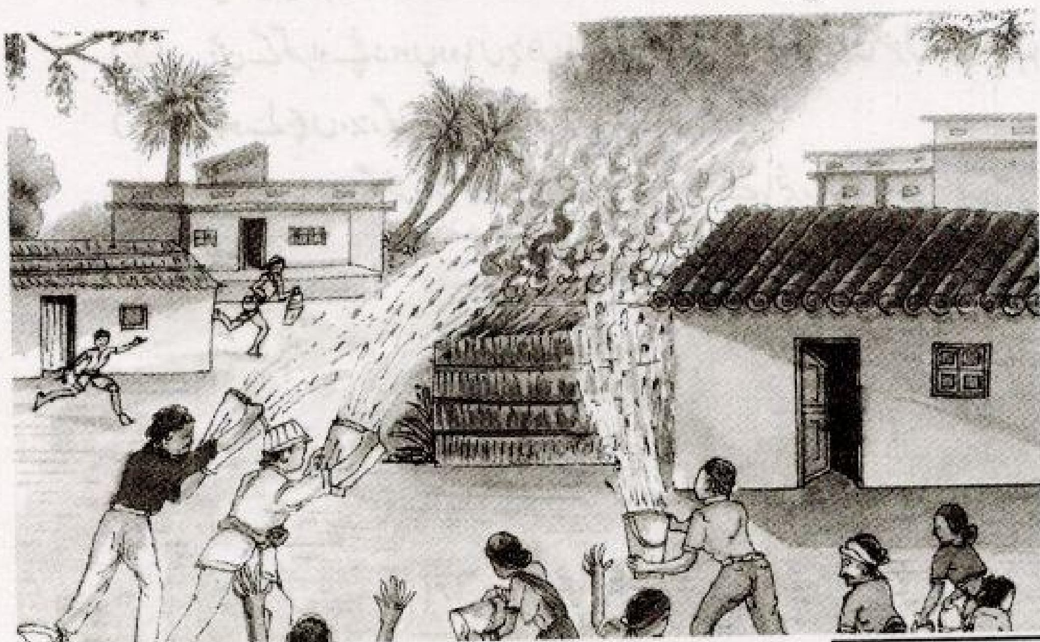

آگ کا لگنا

اکثر قدرتی طور پر یا انسان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے جنگلوں، گھروں، دکانوں، دفتروں وغیرہ میں آگ لگنے کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے جانی و مالی نقصانات ہوتے ہیں۔ آگ کی لپٹیں لوگوں کو مجروح کردیتی ہیں۔

آگ لگنے پر ہمیں کیا کرنا چاہئے

(i) آگ سے متاثرہ علاقے سے فوراً نکل جائیں۔

(ii) مدد کے لئے آواز لگانی چاہئے۔اس کے بعد فوراً آگ بجھانے والے دستے کو فون کر کے آگ لگنے کی اطلاع دینی چاہئے۔

(iii) اگر آگ کی وجہ شارٹ سرکٹ ہے تو سب سے پہلے بجلی کی سپلائی لائن کو کاٹ دیں۔

(iv) اگر آگ کی وجہ تیل یعنی پٹرول، ڈیزل، کراسن وغیرہ ہے تو آگ بجھانے کے لئے پانی کی جگہ بالو کا استعمال کریں۔

اگر کوئی شخص آگ کی لپٹوں، بھاپ، گرم رقیق مادے، گرم دھات (لوہا، المونیم وغیرہ) بجلی، کیمیائی اشیاء کی وجہ سے جھلس گیا ہو تو ہم کیا کریں؟

(i) آگ لگنے پر جھکیں، ڈھکیں، اور متاثرہ آدمی کو کمبل میں لپیٹ دیں۔

(ii) جسم کے جلے ہوئے حصے کو پانی میں ڈبوئیں۔

(iii) ٹھنڈے پانی سے کپڑا بھگو کر آگ سے جلے ہوئے حصے پر رکھ دیں۔

(iv) سوجن آنے یا پھپھولے بننے سے پہلے زیوارت اور تنگ کپڑوں کو اتار دیں۔

(v) جلے ہوئے حصے کی صاف سوتی کپڑے کے ذریعہ مرہم پٹی کریں۔روئیں دار چیزوں کا استعمال نہ کریں۔

(vi) جلے ہوئے حصے سے اتکے کپڑے کو نکال دیں۔

آگ لگنے پر کیا نہ کریں

(i) جلے ہوئے حصے پر زیادہ پانی کا دباؤ نہ پڑنے دیں۔

(ii) متاثرہ حصے پر مکھن، تیل۔ برف نہ لگائیں۔

مشکل الفاظ کے معنٰی

لفظ	معنی
شدید	سخت،زیادہ
بے شمار	ان گنت
آغوش	گود
پیشن گوئی	آئندہ ہونے والے واقعے کو بتانا
ساحل	دریا یا سمندر کا کنارہ
انتخاب	چننا
خطہ	علاقہ
مہلت	فرصت
محفوظ	حفاظت کیا ہوا
احتیاط	ہوشیاری سے کام کرنا
ستون	کھمبا، پایہ
اشیاء	شئے کی جمع، چیز
نشیب	نچلا حصہ، نیچا
معذور	مجبور، عذر کیا ہوا
نشر و اشاعت	کسی بات کی تشہیر کرنا، پھیلانا
وسیع	پھیلا ہوا

موسلا دھار	تیز بارش
افراد	فرد کی جمع۔آدمی
جاں بحق	وفات پانا
مجروح	گھائل،زخمی
دستہ	عملہ، مددگار
رقیق	پتلا،نرم، بہنے والی شئے
متاثرہ	اثر انداز ہونا

1. مندرجہ ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات میں سے سب سے زیادہ مناسب جواب کی نشاندہی کریں

(1) ان میں سے کون قدرتی آفت نہیں ہے؟

(الف) جنگل میں آگ لگنا (ب) زلزلہ آنا

(ج) کنویں میں گر جانا (د) آندھی طوفان آنا

(2) اگر کوئی بچہ جل جائے تو کیا نہیں کریں گے؟

(الف) بچہ کو کمبل میں لپیٹ دیں گے (ب) جلے ہوئے پر تیل ملیں گے

(ج) تنگ کپڑے اتار دیں گے (د) جلے ہوئے حصہ کو پانی میں ڈالیں گے

(3) زیادہ تر زلزلے کس علاقے میں آتے ہیں؟

(الف) میدانی علاقے میں (ب) ریگستانی علاقے میں

(ج) سمندری علاقے میں (د) پہاڑی علاقے میں

(4) اگر آپ کے گھر میں شارٹ سرکٹ سے آگ لگ جائے تو سب سے پہلے آپ کیا کریں گے؟

(الف) چھت سے کود جائیں گے
(ب) ضروری سامان کو یکجا کریں گے
(ج) بجلی کی سپلائی کو کاٹ دیں گے
(د) تھانے میں فون کریں گے

(5) اگر زلزلے کا جھٹکا محسوس ہو تو کیا کریں گے؟

(الف) زور زور سے چلائیں گے
(ب) چوکی یا مسہری کے نیچے آ جائیں گے
(ج) چھت پر چڑھ جائیں گے
(د) کسی دوست کو فوراً فون کریں گے

(6) مٹی کے تودے گرنے کے واقعات زیادہ تر ہوتے ہیں۔

(الف) پہاڑی علاقے میں
(ب) میدانی علاقے میں
(ج) سرحدی علاقے میں
(د) ان میں سے کوئی نہیں

(7) بہار میں سیلاب کے واقعات زیادہ تر پیش آتے ہیں۔

(الف) شمالی بہار میں
(ب) جنوبی بہار میں
(ج) وسطی بہار میں
(د) مشرقی بہار میں

(8) ان میں کون سا صوبہ سمندر کے کنارے نہیں ہے۔

(الف) بہار
(ب) گجرات
(ج) مغربی بنگال
(د) آندھرا پردیش

(9) ان میں کون سا لفظ واحد ہے؟

(الف) آفات (ب) حالات

(ج) بارات (د) خیالات

(10) **ان میں سے کس لفظ کا املا درست نہیں ہے؟**

(الف) مہلت (ب) صاحل

(ج) منظر (د) آغوش

مختصر ترین سوالات

(i) کیا ٹرین اور بس کی ٹکر ایک قدرتی آفت ہے؟

(ii) آپ کے ملک میں کب اور کہاں سونامی آئی تھی؟

(iii) زلزلہ آنے پر سب سے پہلے کیا کرنا چاہئے؟

(iv) آندھی آنے پر فوری طور پر آپ کیا کریں گے؟

مختصر سوالات

(i) قدرتی آفات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(ii) اگر کوئی شخص آگ سے جھلس جائے تو آپ کیا کریں گے؟

(iii) سیلاب سے بچنے کے لئے مستقل اور فوری اقدامات کیا ہیں؟

(iv) دنیا کے کن خطوں میں سب سے زیادہ زلزلے آتے ہیں۔؟

درج ذیل الفاظ کے لئے ایک ایک مترادف لفظ بتائیں

پانی	آگ	سمندر	ساحل	لمحہ
گھر	تباہ	نزدیک	گھاٹی	گاؤں

مندرجہ ذیل جملوں میں جو فعل مستقبل ہو اس پر ✓ کا نشان لگائیں

(i) اگلے ہفتے تیز بارش ہونے والی ہے؟

(ii) کل اختر آیا تھا۔

(iii) عذرا پٹنہ سے کل آئے گی

(iv) موسم ابرآلود ہے

(v) رات زلزلہ آیا تھا

(vi) سمندری سطح میں اضافہ کی وجہ کر زمین کے بہت سارے حصے پانی میں ڈوب جائیں گے۔

صحیح جملے کے سامنے (صحیح) اور غلط کے سامنے (غلط) لکھیں

(i) ملائم یا دلدل مٹی پر گھر نہ بنائیں۔

(ii) گھروں کے ڈیزائن پر توجہ دینا ضروری نہیں۔

(iii) زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوتے ہی گھر سے باہر نکل جائیں۔

(iv) سیلاب کے اندیشے والے علاقوں میں پانی کے اخراج کا بہتر انتظام نہیں ہونا چاہئے۔

(v) طوفان آنے پر دروازے اور کھڑکیاں بند کرلیں اور گھر سے باہر نہ نکلیں۔

(vi) آگ سے متاثرہ علاقے سے فوراً نکل جائیں۔

(vii) جسم کے جلے ہوئے حصے کو پانی میں نہ ڈبوئیں۔

عملی سرگرمیاں

- قدرتی آفات کے ذریعہ تباہ کاریوں کے مناظر کی تصاویر جمع کریں اور اس سے بچنے کی تدابیر معلوم کریں۔
- آس پاس کوئی ایسا شخص ہو جو آگ کے ذریعہ کبھی مجروح ہوا ہو، اس سے پتہ کریں کہ یہ حادثہ کیوں ہوا اور کیسے ہوا؟
- پتہ کریں کہ دنیا کے اور آپ کے ملک کے کون کون سے خطے زلزلے کے خطرناک خطے میں شمار کئے ہیں۔

سبق:17

ماں کا خواب

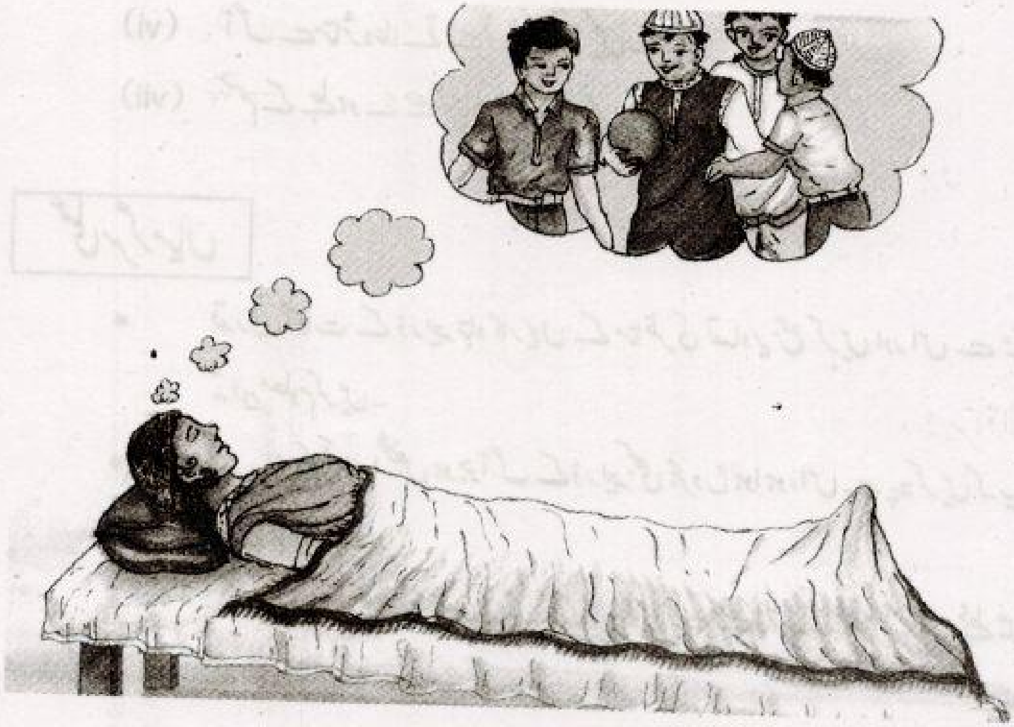

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب
بڑھا اور جس سے مرا اضطراب

یہ دیکھا کہ میں جارہی ہوں کہیں
اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں

لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال
قدم کا تھا دہشت سے اٹھنا محال

جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی
تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی

زمرد سی پوشاک پہنے ہوئے
دیئے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے

وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں
خدا جانے جانا تھا ان کو کہاں

اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر
مجھے اس جماعت میں آیا نظر

وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا
دیا اس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا
کہا میں نے پہچان کر میری جاں !
مجھے چھوڑ کر آ گئے تم کہاں
جدائی میں رہتی ہوں میں بے قرار
پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار
نہ پروا ہماری ذرا تم نے کی
گئے چھوڑ ، اچھی وفا تم نے کی
جو بچے نے دیکھا پڑا پیچ و تاب
دیا اس نے منہ پھیر کر یوں جواب
رلاتی ہے تجھ کو جدائی مری
نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری
یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک چپ رہا
دیا پھر دکھا کر یہ کہنے لگا
سمجھتی ہے تو ہو گیا کیا اُسے
ترے آنسوؤں نے بجھایا اُسے

• علامہ محمد اقبال

مشکل الفاظ کے معنی

لفظ	معنی
اضطراب	بے قراری، بے چینی، بے تابی، گھبراہٹ، بوکھلاہٹ
دہشت	ڈر، خوف، خطرہ
محال	دشوار، مشکل، کٹھن
رواں	جاری، بہتا ہوا، تیز
اشک	آنسو، ٹسوا
وفا	ساتھ دینا، خیر خواہی، نمک حلالی
فکر عیال	بال بچے
پیچ و تاب	غصہ، بے قراری، بے چینی

1 درج ذیل سوالوں کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں صحیح جواب چن کر لکھیں

(i) بتائیں کہ اس نظم میں خواب کس نے دیکھا؟

(الف) بچہ نے　(ب) ماں نے

(ج) شاعر نے　(د) ایک لڑکی نے

(ii) بچہ کس قسم کی پوشاک پہنے ہوئے تھا؟

(الف) گوہر سا　(ب) موتی سا

(ج) زمرد سا　(د) ہیرے سا

(iii) ماں نے کس بچے کو خواب میں دیکھا؟

(الف) جو کھو گیا تھا　(ب) جو ڈر گیا تھا

(ج) جو مر گیا تھا　(د) جو باہر گیا تھا

(iv) ضمیر کی کون سی مثال اس نظم میں استعمال نہیں ہوئی ہے؟

(الف) وہ　(ب) اس

(ج) تم　(د) ہم

(v) قدم اور کدم ہم صوت الفاظ ہیں، قدم کے معنیٰ پاؤں ہے جبکہ 'کدم' کے معنی؟

(الف) ہاتھ　(ب) ایک پیڑ کا نام

(ج) ایک پھول کا نام　(د) ایک شہر کا نام

سوچئے اور بتائیے

(i) ماں کا خواب، نظم کے ذریعہ شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

(ii) اس نظم کے شاعر ڈاکٹر اقبال کے بارے میں پانچ جملے لکھیں۔

(iii) ماں نے ایک شب کیا دیکھا؟

(iv) بچے نے منہ پھیر کر کیا جواب دیا؟

(v) ماں کو جماعت میں کون نظر آیا؟

(vi) نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

3. ## غور کیجئے اور بتائیے

(i) آپ کے اوپر ماں کے کیا کیا احسانات ہیں؟

(ii) والدین اپنے بچوں سے کیا کیا اُمیدیں رکھتے ہیں؟

4. ## اشعار مکمل کیجئے

(الف) میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب

....

(ب) ....

اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں

(ج) زمردی پوشاک پہنے ہوئے

....

(د) اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر

....

(ہ) کہا میں نے پہچان کر میری جان

....

5. **محاورے کو جملوں میں استعمال کریں**

(الف) آنکھ کا تارا ہونا۔ ....

(ب) نو دو گیارہ ہونا۔ ....

(ج) دانتوں تلے چنا چبانا۔ ....

(د) لوہا لینا۔ ....

(ہ) میدان مارنا۔ ....

6. **ذیل میں دی گئی صفتوں کو جملوں میں استعمال کریں**

(i) تیز

(ii) عقلمند

(iii) بہادر

(iv) ایماندار

(v) نمازی

7. مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب
بڑھا اور جس سے مرا اضطراب
یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں
اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں

پڑھیے اور سمجھیے

بناوٹ کے اعتبار سے لفظوں کی دو قسمیں ہیں۔ مفرد اور مرکب۔

مفرد اُس بامعنی لفظ کو کہتے ہیں جو اکیلا اور تنہا ہوتا ہے۔ جیسے: رحمت، دولت، عقل مند۔ اور مرکب دو لفظوں سے مل کر بنتا ہے۔ اب آپ درج ذیل الفاظ کو سمجھیں اور سیکھیں۔

مفرد	مرکب	مفرد	مرکب
فن	فن کار	نقش	نقش و نگار
بزرگ	بزرگ صفت	خدا	خدا پرست
دست	دست کار	خبر	خبردار

عملی سرگرمیاں

8. • اپنی کتاب کی ایک نظم جو آپ کو یاد ہو اپنے دوستوں کو سنائیں
• علامہ اقبال کے متعلق اپنے استاد سے معلومات حاصل کریں

سبق:18

بیراگی

مہاراجا بال کشن اَودھ کے آخری بادشاہ سلطان عالم واجد علی شاہ کے دیوان تھے جن کا کام حکومت کی آمدنی اور خرچ کا حساب کتاب کرنا تھا۔ انہیں بادشاہ کی طرف سے بھاری تنخواہ ملتی تھی۔ جس کو وہ دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ وہ ہر سال برسات کے موسم میں ہندوستان کے سادھوؤں کی دعوت کرتے تھے۔ یہ دعوت لکھنؤ کے عیش باغ میں ہوتی اور پورے چار مہینے تک رہتی تھی۔ واجد علی شاہ کے وزیر اعظم نواب علی نقی خاں کو جو حضور عالم کہلاتے تھے، اس طرح ہر سال لکھنؤ میں سادھوؤں کا جمگھٹ لگنا پسند نہیں تھا۔ شاید اس لئے کہ اس کی وجہ سے لکھنؤ میں بلکہ پورے ہندوستان بھر میں مہاراجا کا نام نواب کے نام سے زیادہ مشہور ہو گیا تھا۔ نواب اس فکر میں رہتے تھے کہ کسی طرح واجد علی شاہ اس میلے کو ختم کرنے کا حکم دے دیں۔ آخر ایک دن جب میلے کو شروع ہوئے ایک مہینہ ہو رہا تھا، انہوں نے بادشاہ کے دربار میں اس کی بات چھیڑی۔

''سلطان عالم، آج کل تو عیش باغ میں خوب رونق ہے''

''اچھا، کیوں؟'' بادشاہ نے پوچھا۔

''سادھوؤں کا میلہ چل رہا ہے جہاں پناہ''

''ہاں، ہم نے سنا ہے، برسات کی رُت میں مہاراجا بال کشن عیش باغ میں کچھ سادھوؤں کو بلاتے ہیں۔''

''کچھ سادھوؤں کو تو نہیں۔ ہزاروں کو، جہاں پناہ ہزاروں کو...... ملک بھر کے سادھو آجاتے ہیں۔''

''ہاں؟ پھر تو سچ مچ ہزاروں جمع ہو جاتے ہوں گے۔''

''اور سلطان عالم، یہ سب پورے چار مہینے تک عیش باغ میں ڈیرا ڈالے رہتے ہیں۔''

''چار مہینے تک''

''اور سلطان عالم، چار مہینے تک ان ہزاروں سادھوؤں کو کھانے پینے رہنے سہنے کا سارا خرچ مہاراجا بال کشن اپنی جیب سے دیتے ہیں۔''

''اوہو! اس میں تو مہاراجا کا بڑا پیسہ اُٹھ جاتا ہوگا۔''

''مگر سلطان عالم! مہاراجا کے پاس اتنا پیسہ کہاں سے آیا؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ دعوتیں شاہی خزانے کے پیسے سے ہوتی ہیں۔''

''نہیں حضور عالم کسی کے بارے میں بری بات نہیں سوچنا چاہئے۔''

''سلطان عالم، سرکاری پیسے کا سارا حساب کتاب مہاراجا کے ہاتھ میں رہتا ہے، جو چاہیں وہ کریں۔''

''مگر ہمارے راجا ایسے آدمی نہیں ہیں''

''مگر سلطان عالم پھر ہزاروں آدمیوں کو چار مہینے تک روزانہ............''

سورج ڈوب رہا تھا عیش باغ میں ہر طرف سادھوؤں کی کٹیاں دکھائی دے رہی تھیں جن پر نئے پھونس کے چھپّر پڑے ہوئے تھے۔ زیادہ تر سادھو اپنی کٹی سے باہر نکل آئے تھے۔ ان میں تپسوی، جوگی، بیراگی سبھی تھے، کوئی منتروں کا جاپ کر رہا تھا، کوئی بھجن گا رہا تھا، کوئی اپنے چیلوں کو اُپدیش دے رہا تھا اور کوئی کتھا سنا رہا تھا، گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ آرتیاں اُتاری جا رہی تھیں اور صندل کے دھوئیں سے سارا عیش باغ مہک رہا تھا۔ اچانک صندل کی خوشبو میں کیوڑے، گلاب، اگربتی اور عنبر کی خوشبوئیں بھی شامل ہوگئیں اور سادھوؤں نے دیکھا کہ عیش باغ کے پوربی پھاٹک سے خوشبوؤں کے دھوئیں میں لپٹی ہوئی شاہی سواری اندر آرہی ہے۔ موتی جھیل کے کنارے پہنچ کر سواری کے ساتھ کے سب لوگ رُک گئے۔ ان کے بیچ سے واجد علی شاہ ایک خوب صورت سجے ہوئے گھوڑے پر سوار نکلے۔ انہوں نے موتی جھیل کا ایک چکر لگایا پھر اور ایک چکر لگایا اور بالکل چُپ چاپ ایک ایک کٹی پر نظر ڈالتے آگے بڑھ رہے تھے اور تمام سادھو آنکھیں جھکائے خاموش کھڑے تھے۔ ان میں بہت سے ایسے تھے جو کسی بادشاہ کے درشن کرنے کو ثواب کا

کام جانتے تھے، لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ بادشاہ کے چہرے کونظر بھر کر دیکھنا بے ادبی کی بات سمجھی جاتی ہے، جس پر سزا بھی ہوسکتی ہے۔اس لئے کوئی سادھوڈرتے ڈرتے کنکھیوں سے بادشاہ کی طرف دیکھتا بھی تو فوراً نظریں ہٹالیتا تھا۔

آخر بادشاہ ایک کٹی کے پاس پہنچ کر رُک گئے۔کٹی کے آگے ایک خوبصورت جوان سادھو سر جھکائے کھڑا تھا۔ بادشاہ نے جوخود بھی بہت خوبصورت جوان تھے اس کے بھبھوت ملے ہوئے بدن اور سر کے بالوں کی لمبی جٹاؤں کوغور سے دیکھا، پھر بہت نرم آواز میں پوچھا۔

''بیراگی ہو؟''

''ہاں، دیالو''

''نام کیا ہے؟''

''کشن داس''

''شری کرشن جی مہاراج کے بھگت ہو؟''

''ہاں، دیالو''

بادشاہ نے کہا

''ہم نے بھی کرشن لیلا لکھی ہے، وہ محل میں کھیلی بھی جاتی ہے''

اس کے بعد وہ دیر تک کرشن جی کے قصے سناتے رہے اور بیراگی حیرت سے ان کو دیکھتا رہا۔وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ بادشاہ کے چہرے پر نظر نہیں ڈالنا چاہئے۔آخر اس نے کہا

''آپ تو کوئی گیانی پنڈت معلوم ہوتے ہیں''

''نہیں بیراگی''

اتنی دیر میں وہاں پر سادھوؤں کی بھیڑ لگ گئی۔

بادشاہ نے بتایا کہ وہ خود بھی قیصر باغ میں جوگیا میلہ شروع کرنے والے ہیں۔اس کے بعد وہ واپس جانے کے لئے مڑنے لگے اتنے میں ایک بہت بوڑھا جوگی بھیڑ میں سے نکل کر آگے بڑھا۔بادشاہ کے قریب پہنچ کر اس نے

ہاتھ جوڑے اور کہا۔

''مہابلی ہمارے سوبھاگیہ سے آپ یہاں پدھارے، اب ہماری ایک پرارتھنا ہے کہ ہم سب کو اپنے درشن کرادیں۔

بادشاہ نے مسکرا کر کہا۔

''جوگی جی، ہم تو خود آپ سب کے درشن کرنے آئے تھے، مگر خیر''

یہ کہہ کر انہوں نے اپنے گھوڑے کی سنہری لگام کو ہلکے سے ہلایا اور ایک بار پھر موتی جھیل کا چکر لگایا اور اس بار سب سادھوؤں نے جی بھر کے انہیں دیکھا۔ پھر بادشاہ سواری کے جلوس میں جا ملے اور کچھ دیر میں جلوس عیش باغ کے پھاٹک سے باہر نکل گیا، لیکن دو تین شاہی افسر دس بارہ نوکر اور کئی بڑے بڑے صندوق عیش باغ ہی میں رہ گئے۔ افسروں نے بتایا کہ بادشاہ حکم دے گئے ہیں کہ ہر سادھو کو پانچ پانچ روپے ان کی طرف سے دان کرنے کے لئے دیے جائیں۔

رات گئے تک عیش باغ میں سکوں کی جھنکار سنائی دیتی رہی۔

اسی رات مہاراجا بال کشن واجد علی شاہ کے دربار میں ڈرتے ڈرتے پہنچے۔ کچھ دیر میں دربار سج گیا۔ بادشاہ محل سے آکر تخت پر بیٹھے، علی نقی خاں تخت کے ایک طرف سینے پر ہاتھ باندھے ادب سے کھڑے تھے۔ دوسرے درباریوں سے ایک دو باتیں کرنے کے بعد بادشاہ نے مہاراجا بال کشن کو اپنے سامنے بلوایا، کچھ دیر تک غور سے ان کو دیکھتے رہے، پھر بولے۔

''راجا آج ہم تمہارا میلہ دیکھنے عیش باغ گئے تھے۔''

مہاراجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا

''خداوند نعمت یہ میلہ مہاراجا ٹکیت رائے کے زمانے سے چلا آرہا ہے''

''مگر تم نے اسے بہت بڑھا دیا ہے، ہزاروں سادھو آجاتے ہیں، ہم نے سنا ہے تم چار مہینے تک سب کو اپنے پاس سے کھلاتے ہو۔''

مہاراجا کے ماتھے پر پسینا آ گیا، ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ بادشاہ کی بات کا کیا جواب دیں۔ اتنے میں اُنھیں بادشاہ کی آواز سنائی دی۔

"راجا ہم تمہارے اس کام سے جتنا خوش ہوئے اتنا کسی کے کام سے نہیں ہوئے تھے۔"

کچھ دیر تک دربار میں خاموشی رہی پھر بادشاہ نے اپنے وزیراعظم کی طرف دیکھا۔ آہستہ سے مسکرائے اور بولے۔

"یہ سب سادھو ہمارے شہر میں آتے ہیں اور ہمارے باغ میں رہتے ہیں، پھر تو وہ ہمارے مہمان ہوئے، کیوں حضورِ عالم"

"بے شک، سلطان عالم" علی نقی خاں کو کہنا پڑا۔" بے شک .... بے شک"

"تو پھر ان کی مہمان نوازی کا بوجھ راجا کی جیب پر نہیں پڑنا چاہئے۔ اب ہر سال یہ سارا خرچ ہمارے خزانے سے دلوایئے۔"

یہ کہہ کر بادشاہ آرام کرنے چلے گئے۔

قریب چالیس سال گزر گئے، دُرگا پوجا کا زمانہ تھا۔ کلکتے کے ایک بڑے مندر کے باغ میں دور دور سے آئے ہوئے کچھ سادھو بیٹھے ہوئے مندر کے پجاری سے ادھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے کئی سادھو شاہی زمانے میں لکھنؤ کے عیش باغ میں واجد علی شاہ کے مہمان رہ چکے تھے۔ وہ اس پر افسوس کر رہے تھے کہ پورے ہندوستان کو ہڑپ کر لینے کے بعد اودھ کی سلطنت پر بھی انگریزوں نے قبضہ کر لیا اور لکھنؤ کو ویران کر دیا۔ پجاری نے بتایا کہ سلطنت چھن جانے کے بعد سے واجد علی شاہ کو کلکتے ہی کے ایک محلے مٹیا برج میں رکھا گیا ہے اور آج کل وہ بیمار ہیں۔

"یہاں کلکتے میں، اس کے بن باس کو تیس برس سے اوپر ہو گئے"

پجاری کہنے لگا "اس کی بادشاہی نہیں رہی تو کیا ہوا، وہ تو ہے، وہ ہمارے دیس کا آخری بادشاہ ہے۔" پھر پجاری نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور بولا۔

"اس کے بعد کسی بادشاہ کے درشن نہیں ہوں گے۔"

یہ سنتے ہی ایک بوڑھا سادھو اُٹھ کر کھڑا ہوا۔

شام کو وہ بوڑھا سادھو مٹیا برج میں واجد علی شاہ کے بنوائے ہوئے امام باڑے سبطین آباد کے پھاٹک کے سامنے والی سڑک پر ایک کنارے کھڑا ہوا تھا۔ بازار والوں کی باتوں سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بادشاہ سیر سے واپس آنے والے ہیں اور اسی پھاٹک پر اتریں گے۔ کچھ دیر میں شاہی سواری کا چھوٹا جلوس آتا دکھائی دیا۔ سواری قریب سے گذری تو سادھو نے بادشاہ کو غور سے دیکھا۔ وہ بڑھاپے میں بھی بہت شان دار اور خوبصورت معلوم ہو رہے تھے۔ ان کے پپوٹے سوجے سوجے سے تھے لیکن ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ سواری سادھو کے سامنے سے گزر گئی، پھاٹک کے پاس بادشاہ کو کئی لوگوں نے سہارا دے کر سواری سے اتارا، لیکن پھاٹک میں داخل ہونے کے بجائے بادشاہ مڑے اور سہارا دینے والوں کو پیچھے چھوڑ کر اکیلے ہی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس مجمع کی طرف بڑھنے لگے، جو ان کو دیکھنے کے لئے اکٹھا ہو گیا تھا۔ یہ شاید نئی بات تھی، اس لئے بادشاہ کو آتا دیکھ کر سارا مجمع تربتر ہو گیا۔ صرف سادھو اپنی جگہ پر کھڑا رہا، یہاں تک کہ بادشاہ اس کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ سادھو ہاتھ جوڑ کر جھک گیا اور بادشاہ نے کہا۔

''تم کب آئے کشن داس بیراگی؟''

سادھو کچھ دیر تک گم سم رہا، پھر گھٹی ہوئی آواز میں بولا۔

''مہابلی آپ نے مجھے پہچان لیا۔''

''بھلا ہم اپنے مہمانوں کو نہیں پہچانیں گے؟ بادشاہ نے کہا کچھ رُک کے پھر بولے۔

''بیراگی، اس دن عیش باغ میں، جب ہم بادشاہ تھے، تب تو تم نے ہم کو دیالو کہا تھا۔ اب ہم بادشاہ نہیں ہیں پھر ہم کو مہابلی کیوں کہتے ہو؟''

''مہابلی'' بیراگی بولا'' بادشاہ تو آدمی کا دل ہوتا ہے۔ آپ بادشاہ ہیں اور سدا بادشاہ رہیں گے، لیکن ہر بادشاہ دیالو نہیں ہوتا۔ آپ دیالو بھی ہیں اور مہابلی بھی''

اتنی دیر میں بادشاہ کو سہارا دینے والے لوگ قریب آ گئے تھے لیکن بادشاہ وہیں پر کھڑے کھڑے بیراگی سے اس کے سفر کا حال پوچھتے رہے۔ جب بیراگی نے بتایا کہ وہ آج ہی رات کو کلکتے سے واپس جا رہا ہے تو بادشاہ نے پوچھا۔

'ہمارے مہمان نہیں ہو گے؟ پھر بولے ''مگر اب تو ہم خود بھی فقیر ہیں۔''

اس کے بعد انہوں نے بڑے موتیوں والا ایک ہار اپنے گلے سے اُتار کر بیراگی کی طرف بڑھایا۔

''اسے ہماری طرف سے دان کر دینا۔''

بیراگی نے ہار کو دونوں ہاتھوں سے لے کر آنکھوں سے لگالیا۔ بادشاہ مڑے اور کئی لوگوں کا سہارا لیے دھیرے دھیرے چلتے ہوئے سبطین آباد کے پھاٹک میں داخل ہو گئے۔

لمبے اور تھکا دینے والے سفر کے بعد جب کشن داس بیراگی اپنے مٹھ پر واپس پہنچا تو اس کے چیلوں نے اسے خبر دی کہ کلکتے میں اودھ کے بادشاہ واجد علی شاہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ بیراگی یہ خبر سن کر کچھ نہیں بولا۔ لیکن تین دن بعد تک وہ اپنی کٹی سے باہر نہیں نکلا۔ چوتھے دن چیلوں نے دیکھا کہ بیراگی مرا پڑا ہے۔ اس کی آنکھوں پر بڑے موتیوں کا ایک ہار رکھا ہوا تھا۔ ہار کے کچھ دانوں پر بیراگی کے آنسو چھوٹے چھوٹے موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔

• تلخیص: نیّر مسعود

مشکل الفاظ کے معنی

لفظ	معنٰی
رُت	موسم
تپسوی	تپسیا کرنے والا۔ پوجا کرنے والا
دَرشن	نظارہ، دیدار
مہابلی	بہت طاقتور
سلطنت	حکومت
مجمع	بھیڑ، ہجوم

تِتر بِتر	اِدھر اُدھر، منتشر ہو جانا
بیراگی	جوگی، فقیر
سلطان عالم	اودھ کے آخری بادشاہ واجد علی شاہ کا خطاب
دیوان	دربار کا ایک عہدہ
اُپدیش	وعظ، نصیحت
بھبھوت	راکھ
خداوند نعمت	مراد بادشاہ، آقا، مالک

1 درج ذیل سوالات کے چار چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں صحیح جواب چُن کر لکھیں۔

(i) مہاراجا بال کشن کس بادشاہ کے دیوان تھے؟

(الف) واحد علی شاہ (ب) ماجد علی شاہ

(ج) امجد علی شاہ (د) واجد علی شاہ

(ii) عیش باغ میں ہر سال کن کی دعوت ہوتی تھی؟

(الف) راہبوں کی (ب) سادھوؤں کی

(ج) شاعروں کی (د) سپاہیوں کی

(iii) واجد علی شاہ میلہ دیکھنے کہاں گئے تھے؟

(الف) گلاب باغ (ب) لال باغ

(ج) عیش باغ (د) گردنی باغ

(iv) کس نے کہا مہمان نوازی کا سارا خرچ ہمارے خزانے سے دلوایئے؟

(الف) بادشاہ نے　　(ب) راجا نے

(ج) وزیر نے　　(د) وزیر اعظم نے

(v) واجد علی شاہ کے انتقال کی خبر سن کر کس کی موت ہو گئی تھی؟

(الف) راہی کی　　(ب) بیراگی کی

(ج) دیوان کی　　(د) مہمان کی

2. سوچیے اور بتایئے

(i) آپ تو کوئی گیانی پنڈت معلوم ہوتے ہیں' بیراگی نے بادشاہ سے یہ کیوں کہا؟

(ii) مہاراج کے ماتھے پر پسینہ کیوں آ گیا؟

(iii) واجد علی شاہ کے انتقال کے بعد بیراگی پر کیا گذری؟

3. ان لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے!

(الف) دل کھول کر خرچ کرنا۔

(ب) ڈیرہ ڈالنا۔

(ج) تتر بتر ہونا۔

(د) سہارا دینا۔

(ر) موتیوں کی طرح چمکنا۔

(4) اس کہانی سے آپ کو کیا سبق ملتا ہے، مختصر میں بتائیں۔

عملی سرگرمیاں

(i) بیراگی کی طرح کسی دوسری کہانی کی تلاش کیجئے اور کلاس میں اپنے دوستوں کو سنایئے۔

(ii) اس جملے کو غور سے پڑھئے۔

''ہار کے کچھ دانوں پر بیراگی کے آنسو چھوٹے چھوٹے موتیوں کی طرح چمک رہے تھے''

اس جملے میں بیراگی کے آنسوؤں کو موتیوں سے تشبیہ دی گئی ہے، آپ اس طرح کے چار جملے بنا کر اپنے دوستوں کو سنایئے۔

سبق:19

سالم علی

دنیا میں بہت سے علوم ہیں جو انسانی زندگی کو کسی نہ کسی طور پر متاثر کرتے ہیں، انہیں علوم میں ایک علم، علم طیور بھی ہے۔ یہ پرندوں سے متعلق علم ہے۔ جس کے ذریعہ ہم پرندوں کے متعلق بہت سی جانکاری حاصل کرتے ہیں۔ اس علم کے ماہرین میں سالم علی کا نام بہت ہی اہم ہے۔

سالم علی پہلے ہندوستانی ہیں جنہوں نے ہندوستانی چڑیوں کے سلسلے میں باقاعدہ تحقیق کی۔ انہوں نے چڑیوں سے متعلق ہمیں کئی کارآمد اور تفصیلی جانکاریاں دیں۔ ان کے اس اہم کارنامے کی شہرت ہوئی اور آج دنیا انہیں برڈ مین آف انڈیا' (Birdman of India) کے نام سے یاد کرتی ہے۔

سالم علی کا اصلی نام سالم معزالدین عبدالعلی تھا۔ وہ 12 نومبر 1896ء کو ممبئی کے کھیت واڑی علاقے میں پیدا ہوئے۔ وہ جب 10 سال کے تھے ان کے والد چل بسے اور وہ یتیم ہوگئے۔ ان کی پرورش ان کے ماموں نے کی۔ چونکہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی اس لئے وہ سالم علی کو بہت چاہتے تھے۔ ان کا طور طریقہ اور رہن سہن سب کو پسند تھا۔ اس خوبی کے لئے انہیں انعام بھی ملا۔ انعام کی شکل میں اسکول کی طرف سے انہیں ایک کتاب دی گئی۔ اس کتاب کا نام تھا ''ہمارے دوست جانور''۔

سالم علی کو بچپن سے ہی کھلے ماحول میں گھومنے پھرنے کا شوق تھا۔ ایک دن گھومتے پھرتے وہ ایک درخت کے قریب پہنچے۔ اس درخت پر انہوں نے ایک گوریا کو دیکھا۔ اس کی گردن پر پیلے دھبے تھے۔ انہوں نے گوریا کو مار گرایا جب گوریا ان کے ہاتھ لگی تو وہ سوچ میں پڑ گئے۔ وہ اس کی نسل کے متعلق سوچنے لگے۔ جب ان کا